بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

خطبہ نمبر ۲۰

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۴ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۱۲ محرم ۱۳۸۶ھ ۴ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۲

ارشادِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ مومن اور متقی کی زندگی کا متکفّل اور ذمہ دار ہوتا ہے

جو دنیا کیلئے خدا کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی کچھ پروا نہیں کرتا

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلادے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں۔ اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجاسجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا تعالےٰ کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ مومن اور متقی کی زندگی کا ذمہ دار ہے ھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ اور وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی راہ سے دور اور چوپاؤں کے مشابہ ہیں ان کی زندگی کا کفیل نہیں۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ کوئی آدمی ذبح ہوتے ہوئے بکروں کے سر پر بھی بیٹھ کر روتا ہے؟ پھر جو لوگ بکروں سے بھی گئے گذرے ہیں ان کی زندگی کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے۔ جانوروں کی زندگی کو دیکھو کہ مختیں ان سے لی جاتی ہیں اور ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پس جو انسان خدا سے قطع تعلق کرتا ہے اس کی زندگی کی ضمانت نہیں رہتی چنانچہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔ یعنی اگر تم اللہ تعالےٰ کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے۔

یاد رکھو جو دنیا کے لئے خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں یا اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اللہ تعالےٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

اخبارِ احمدیہ

ــ۰ نخلہ ۲ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

ــ۰ یہ خبر احباب کے لئے موجبِ خوشی ہوگی کہ خاکسار کے والد محترم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب ضلع لائل پور کی طرف سے سرگودھا ڈویژن کے بفضلہ تعالےٰ بلا مقابلہ ڈویژنل کونسلر منتخب ہوگئے ہیں الحمدللہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ یہ امر بہمہ وجوہ بابرکت ثابت ہو اور اللہ تعالےٰ ابا جان موصوف کو صحت کاملہ عطا فرماتے ہوئے ملک وملت کی خدمت بجا لانے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی وناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ــ۰ خاکسار کے بڑے بھائی شیخ عبدالواحد صاحب مقیم آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور کا نکاح محترمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت محترم جناب میاں عبدالکریم صاحب مرحوم کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ و سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور نے ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء بروز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(شیخ عبدالہادی جونیئر انجینئر واپڈا لاہور)

ــ۰ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم برادرم شیخ عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر ربوہ کے نواسے محمد احمد صاحب ایم۔ اے ایم۔ ایس سی جیولاجیکل سروے آف انڈیا مدراس کو مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۶ء پہلی بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ خانصاحب مولوی محمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن آف مدراس کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب آف منظفر پور (بہار انڈیا) کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

وقفِ عارضی کا پہلا وفد روانہ ہوگیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دو ہفتہ سے لیکر چھ ہفتہ تک کی وقفِ عارضی کی جو تحریک جاری فرمائی ہے۔ اس کے ماتحت بہت سے سعادتمند دوست اپنا وقت وقف کر رہے ہیں اور درخواستیں حضور کی خدمت میں بھجوا رہے ہیں۔ حضور کی منظوری سے اس سلسلہ میں پہلا وفد دو سے ۔۔۔ کو روانہ ہوگیا ہے جسے حضور نے دعاؤں کے بعد روانہ فرمایا۔ یہ وفد چوہدری محمد ابراہیم صاحب بی۔اے اور قریشی فضل الحق صاحب پر مشتمل ہے اللہ تعالےٰ انہیں روحانی مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے آپ کو اس نیک تحریک میں شامل فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبۂ عید الاضحیہ

حضرت ابراہیم اور انکے خاندان نے وقف اور وفاداری کی ایک زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی مثال قائم کی ہے

اسی نمونہ کو یاد رکھنے زندہ رکھنے اور قائم و دائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عید الاضحیہ کو جاری فرمایا

جب تک یہی روح ہمارے بڑوں میں ہماری عورتوں میں اور ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک غلبۂ اسلام کے دن نزدیک نہیں آسکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

یہ عید جو آج ہم منا رہے ہیں

عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ آج کے روز بکروں بھیڑوں۔ دنبوں گائے اور اونٹ کی قربانی کی جاتی ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس لئے کہ یہ عید ایک اسوۂ حسنہ کو دوام بخشنے کے لئے قائم کی گئی ہے اور وہ اسوۂ حسنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان کا ہے۔ جو انہوں نے کئی ہزار سال پہلے دنیا کے سامنے رکھا اور اسے دنیا میں قائم کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

ایک مشرک قوم میں پیدا ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت آپ کے دل میں پیدا کردی۔ اس لئے آپ شرک سے کلیتہً بیزار ہو کر توحید پر قائم ہو گئے تھے۔ اپنی قوم کو بھی توحید کی طرف بلاتے تھے۔ گو قوم آپ کی باتوں کی طرح دھیان نہیں دیتی تھی۔

آپ کے دل میں بڑی شدید خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اور صالح اولاد عطا کرے تا اس کے ذریعہ

توحید پر قائم رہنے والی

ایک جماعت قائم ہو جائے۔ آپ نے اس کے لئے بہت دعا کی۔ مگر ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبول نہیں کیا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ پچاس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک آپ عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے خدا کے حضور جھکتے رہے اور نیک اور صالح اور توحید پر قائم رہنے والی نسل کے لئے دعا کرتے رہے لیکن اتنے لمبے عرصہ تک ان دعاؤں کا بظاہر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر جب آپ کی عمر ۸۶ برس کی ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبول کیا۔ اور آپ کے ہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے

آپ کی دعا یہی تھی کہ آپ کو ایسے بچے عطا ہوں، جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سامنے اسی طرح اپنی گردنیں رکھ دیں، جس طرح باقی جانوروں کی گردنیں چھری کے نیچے رکھی جاتی ہیں۔ اور چونکہ آپ اپنے عہد میں پختہ اور اپنی نیت میں مخلص تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ایک نمونہ قائم کرنا چاہا۔ بڑھاپے کی عمر (۸۶ سال کی عمر) میں آپ کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوا جس غرض کے لئے اس بچہ کی خواہش کی گئی تھی۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھولے نہیں تھے۔ بلکہ پہلے دن سے ہی آپ نے اپنے اس بچے کی تربیت ایسے رنگ میں شروع کی کہ اس نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف سمجھی۔ اور

جب ذبح عظیم کا وقت آیا

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی قربانی آپ سے لینی چاہی۔ تا دنیا کے لئے اور خصوصاً آپ کی نسل کے لئے ایک بے مثال نمونہ قائم ہو جائے۔۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس بچے (یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) نے جس کی عمر کم و بیش ۱۳، ۱۴ سال کی تھی ایک سیکنڈ کی ہچکچاہٹ کے بغیر اپنے آپکو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ قربانی لی۔ کہ آپ اپنے اس بچہ کو

ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں

چھوڑ آئیں۔ اور بتایا کہ اس کی تربیت ہم خود کریں گے۔ تا کئی ہزار سال بعد جب دنیا میں ایک امی اور معصوم نبی پیدا ہو، تو دنیا یہ اعتراض نہ کر سکے کہ ایک امی خدا تعالیٰ کی تربیت کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اس پر کامل توکل کرتے ہوئے اپنے اکلوتے بچے کو ایک ایسے مقام پر چھوڑ دیا، جو اس وقت کلیتہً غیر آباد تھا۔ بلکہ اس وقت آبادی کے قابل بھی نہیں تھا کیونکہ وہاں پانی نہیں تھا۔ اور بظاہر حالات اس جگہ دونوں ماں بیٹے (یعنی حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام) کا زندہ رہنا ناممکن تھا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ذرا بھر بھی خیال نہیں تھا۔ کہ اس ماحول میں میرا بچہ بھوکا اور پیاسا مر جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ میں اس نسل میں

روحانیت کا ایک چشمہ

جاری کر رہا ہوں ایک ظاہری چشمہ بھی وہاں جاری کر دیا جس کو اب ہم زمزم کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اس طرح ان دونوں کی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے۔ کیونکہ گو صرف پانی سے ہی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ مگر ان علاقوں میں جہاں پانی نکل آئے آبادیاں ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح کھانے کا بھی انتظام ہو جاتا ہے۔ پس آپ کی جسمانی تربیت کی کلیتہً ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے لی۔ اور اس طرح یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ باتیں جو انسان کے اختیار میں نہیں۔ خدائے بزرگ و برتر ان پر بھی قادر ہوتا ہے۔

غرض اس خاندان نے وقف اور وفاداری (اسلمت لرب العالمین) کی

ایک زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی

مثال اس دنیا میں قائم کر دی۔ اور آپ کے اسوہ کو یاد رکھنے۔ زندہ رکھنے اور قائم و دائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ میں اس عید الاضحیہ کو جاری کر دیا۔ اور اس طرح امت مسلمہ کو ایک سبق دیا۔ کہ دیکھو تمہارے آباء میں اور پھر ان کی نسل میں ایک بیج بویا گیا تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ یہ بیج ایک درخت کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہو۔ اور ساری دنیا اس کے سایہ تلے آرام حاصل کرے۔ چنانچہ وہی نمونہ جو اس وادیٔ غیر ذی زرع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان نے دنیا کو دکھایا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیا کو دکھایا مگر

زیادہ شان کے ساتھ

انہوں نے اپنی گردنیں اسی طرح مخالفین کی چھری کے نیچے رکھ دیں جس طرح بھیڑ، بکری گائے اور اونٹ کو

ذبح کے وقت اپنی گردنیں چھری کے نیچے رکھنی پڑتی ہیں۔ پھر دیکھو جانور مجبور ہو کر اپنی گردن چھری کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن صحابہ کرام رضؓ نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ

اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کی راہ میں کٹوائیں

اور اسی طرح انہوں نے اس سبق کو یاد رکھا اور اپنے عمل سے دُہرا دیا جو کئی ہزار سال پہلے سکھایا گیا تھا۔ اِس طرح جب انہوں نے اپنے آپ کو کلیتہً خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنی وہ نعمتیں ان پر نازل کیں جن کی مثال اس دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کا رہبر بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کا معلّم بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کا پیار کرنے والا باپ بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا سے خیر خواہی کرنے والے دل عطا کئے۔ ساری دنیا کے لئے تکلیفیں برداشت کرنے کی ہمّت اور طاقت انہیں بخشی کیونکہ انہوں نے اپنا سب کچھ اپنے پیارے رب کے حضور پیش کر دیا تھا۔ ان کے

اس وقفِ حقیقی کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وہ شوکت بخشی اُسے وہ مرتبہ اور منزلت عطا کی کہ جس کی مثال جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے دنیا میں ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ لیکن جب مسلمان عید الاضحیہ کے اس سبق کو بھُول گئے اور وقف کی روح ان میں قائم نہ رہی تب ایک ہزار سال کا عرصہ اسلام پر ایسا آیا کہ جس میں وہ ترقی کرنے۔ بلندیوں کی طرف پرواز کرنے اور رفعتوں کو حاصل کرنے کی بجائے تنزّل کے گڑھوں میں گرتے چلے گئے۔

اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی رفعت اسلام کی ترقی اور غلبہ کا پھر دوبارہ سامان پیدا کیا ہے۔ یعنی

جماعتِ احمدیہ کے قیام

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقت کا وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو آج سے چودہ سَو سال پہلے صحابہ کرام رضؓ نے دکھایا تھا۔ اس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چھُری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اسلئے

مَیں پوچھتا ہوں

کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضاء و رغبت اپنے آپ کو اس چھُری کے نیچے رکھ دیں؟ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟؟ آج وقف کی رُوح پھر پوری شدّت کے ساتھ ہماری جماعت کے اندر زندہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے مَیں پھر پوچھتا ہوں کہ

کہاں ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی بہنیں

جو اپنے بچوّں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں۔ اور کہاں ہیں حضرت اسمٰعیلؑ کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذّت آرام اور عیش سے مُنہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں؟؟

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قربانی کا نمونہ

تو قائم ہی اس لئے کیا گیا تھا تا اُمّتِ مسلمہ اس سے سبق حاصل کرے اور سبق حاصل کرنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء ارادہ اور فیصلہ کو پورا کرنے والی ہو۔ جس منشاء، ارادہ اور فیصلہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنی توحید کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ کام ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ وقف کی روح ہمارے اندر زندہ نہ رہے۔

پس مَیں اپنے بھائیوں کو

اس طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہوں

کہ یہ عید بے شک ہمارے لئے خوشی کی عید ہے لیکن ہمیں حقیقی عید صرف اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب ہم اس عید کا عرفان حاصل کر لیں۔ جب ہم اس عید کی حقیقت کو پالیں اور پھر اس کے مطابق اپنی عملی زندگیوں کو ڈھالیں۔ ہم میں سے بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے نمونہ کو پکڑیں۔ ہماری مستورات حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور ہمارے بچّے اور نوجوان خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرف نظر رکھیں جنے چودہ سال کی عُمر میں بشاشت کیساتھ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اس کی رضاء کی خاطر ایسے بیابان میں زندگی گزارنے کو قبول کر لیا تھا جہاں بظاہر حالات زندہ رہنا ممکن نہیں تھا۔

جب تک یہ رُوح ہمارے بڑوں میں، ہماری عورتوں میں اور ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک

غلبۂ اسلام کے دن

نزدیک تر نہیں آ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کی اس روح کو سمجھنے اور بشاشت کے ساتھ

اس پر عمل کرنے کی

توفیق عطا کرے کہ سب طاقت اور توفیق اسی سے حاصل کی جا سکتی ہے ٭

لجنہ اماء اللہ چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا کا اہم جلسہ

حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ کی تشریف آوری اور اہم تقریر

مورخہ ۲۹ر اپریل کو لجنہ اماء اللہ چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا کا ایک اہم جلسہ منعقد ہوا جس میں شرکت کرنے کی غرض سے حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی ازراہِ شفقت ربوہ سے تشریف لے گئیں اور آپ نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

حضرت سیدہ موصوفہ صبح سات بجے بذریعہ کار ربوہ سے روانہ ہوئیں۔ چک پنیار میں مقامی احباب اور مستورات نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

گیارہ بجے مکرم حاجی محمد شفیع صاحب کے مکان میں مستورات کا جلسہ شروع ہوا۔ اس موقعہ پر مقامی مستورات کے علاوہ ککلوال، چک ۲۲، للیانی اور ڈیرہ حکم چند سے بھی کثیر تعداد میں احمدی وغیر احمدی مستورات آئی ہوئی تھیں۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج مقامی اصلاح وارشاد بھی ربوہ سے تشریف لے گئے تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی بشریٰ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ امۃ الرؤف صاحبہ نے حضرت سیدہ موصوفہ کی خدمت میں خوش آمدید کہا۔ ساڑھے گیارہ بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے مقامی لجنہ کے پُرخلوص جذبات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے قلوب میں جو باہمی محبت پیدا کر دی ہے یہ محض احمدیت ہی کی برکت ہے اور اسی برکت کا یہ نتیجہ ہے کہ سب احمدی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت بچے ہوں یا بوڑھے ایک ہی جذبہ سے سرشار ہیں اور وہ یہ کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔ آپ نے نہایت دل نشین پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور احمدیت کی غرض وغایت کو واضح فرمایا۔ اور پھر لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض وغایت بتاتے ہوئے آپ نے احمدی مستورات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے کی بالخصوص تحریک فرمائی تاکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہمیں صحیح رنگ میں علم ہو سکے اور ہم صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں اور اپنی اولاد کی تربیت کر سکیں۔

آپ کی نہایت مؤثر تقریر کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے پنجابی زبان میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ رضیہ صاحبہ نے پنجابی کی نظم پڑھ کر سنائی اور رشیدہ صاحبہ نے مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔ ڈیڑھ بجے جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ساڑھے چار بجے شام حضرت سیدہ موصوفہ واپس ربوہ روانہ ہو گئیں۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکز)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بےمثال عشق

(مکرم بشیر احمد صاحب آہد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

عشقِ حقیقی کا یہ تقاضا ہوتا ہے کہ عاشق اپنے محبوب کے سامنے اپنے آپ کو ایک ذرۂ ناچیز سمجھتا ہے۔ اسے سارے جہاں کی خوبیاں اپنے محبوب میں نظر آتی ہیں حتیٰ کہ اسکو اپنے کمالات اور خوبیاں بھی اپنی دکھائی نہیں دیتیں بلکہ اپنے محبوب کے کمالات اور خوبیوں کے پرتو اور عکس دکھائی دیتے ہیں اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اُس کے محبوب کی نظرِ عنایت کا صدقہ ہے اور اسی کے فیضانِ محبت کا نتیجہ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کا دعوےٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا تھا جب اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور سرِ عقیدت جھکاتے ہیں تو یوں نظر آتا ہے۔ گو وہ اپنے آپ کو انتہائی کمزور بے مایہ اور حقیر گردانتے ہیں اور یہاں تک فنا فی المحبوب ہوجاتے ہیں کہ گویا ان کا اپنا وجود بھی اپنا وجود نہیں ہے بلکہ ان کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ نظر کا ہی ایک کرشمہ ہے۔

چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

لقد اُحییتُ من احیاءِ
واھاً لاعجازٍ فما اُحیانی

اے لوگو! سنو! مَیں تو ایک مُردہ جسم تھا جس کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ نظر نے زندگی سے سرفراز فرمایا ہے۔ پس اب تم خود ہی مجھ کو دیکھ کر غور فرماؤ کہ حضورؐ سرورِ کائنات کو کس قدر اعلےٰ زندگی بخشش اعجاز بخشا گیا ہے۔

دربارِ نبوی میں انتہائی عجز و انکسار سے عرض کناں ہیں ؎

انظر اِلیّ برحمۃٍ و تحنّنٍ
یا سیدی! اَنا اَحقر الغلمان

اے میرے آقا! میری طرف بھی انتہائی رحمت و شفقت کی نظر رکھیو کہ مَیں آپؐ کا ایک ادنیٰ ترین غلام ہوں۔

ایک اور مقام پر سوالی بن کر عرض کرتے ہیں ؎

وانّ لجنتنا فی عطائک راغباً
ومن جاء بابک سائلاً لایثرّ

حضورؐ! ہم آپؐ کے در دولت پر جود و سخا کے امیدوار بن کر آئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی بھی آپؐ کے دروازے پر سوالی بن کر آیا وہ خالی نہیں پھرا۔ پس آپؐ ہمیں بھی اپنی عنایتوں سے نوازیئے۔

ایک اور جگہ پر انتہائی خاکساری کے عالم میں کہتے ہیں ؎

فتادیم بر آستانت چو خاک
فشاں بر سرم آستینِ نوال

یعنی اے رسول اللہ! ہم آپکے آستانۂ عالیہ پر خاک کی مانند پڑے ہیں۔ پس آپؐ بھی اب ہمارے سر پر دستِ شفقت رکھئے۔

اور آخر میں ان سب معروضات کے بعد فیصلہ کُن انداز میں کہتے ہیں ؎

نظر یار رسولِ خدا سوئے ما
ندارم جز اِنّو بکس اشتغال

اے رسولِ خدا! ہماری طرف بھی نظرِ کرم رکھنا کہ ہم آپؐ کے دروازے کو چھوڑ کر کسی اَور کے دروازے پر جانے والے نہیں ہیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربارِ عالی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عجز و انکسار یہیں ختم نہیں ہوجاتا بلکہ آپؑ اس سے بھی آگے بڑھ کر فدائیانہ رنگ میں یہ کہتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر خدا تعالےٰ کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں ؎

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقامِ اعلےٰ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزی و خاکساری کی یہ انتہا ہے کہ آپؑ برملا کہتے ہیں کہ میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت اور فیضانِ محبت کا نتیجہ ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں ؎

واللہ ھذا کلّہ من محمّدٍ
ویعلم ربّی انّہ کان مرشدا

خدا کی قسم! میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب مَیں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدِ دولت سے حاصل کیا ہے اور خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ حضورِ پاکؐ ہی میرے پیر و مرشد ہیں۔

پھر ایک اَور جگہ کہتے ہیں ؎

وھذا من النور الذی ھو احمدٌ
فدًی لک روحی یا محمّد سرمدا

کہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے یہ سب کا سب مَیں نے اسی نور سے حاصل کیا ہے۔ جس کو احمدؐ کہتے ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس اے میرے پیارے محمدؐ! میری جان تجھ پر ہمیشہ قربان ہو۔

پھر کہتے ہیں ؎

ربّیت من درّ النبیِ وعینہ
واعطیت نوراً من سراجٍ حراء

کہ لوگو! مَیں نے تو شیرِ نبی سے پرورش پائی ہے۔ اور آپؐ کے سرچشمۂ فیض و کرم سے پلا ہوں اور مجھے اس آفتابِ ہدایت سے روشنی بخشی گئی ہے جو غارِ حرا سے طلوع پذیر ہوا تھا۔

ایک اور جگہ پر کہتے ہیں ؎

واللہ انی قد تبعت محمّداً
وفی کلّ آنٍ من سناہ انوّر

خدا کی قسم! مَیں تو حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی تابعدار ہوں اور آپؐ کی تابعداری سے ہی مَیں ہر آن آپؐ کے روحانی نوروں سے منور کیا جا رہا ہوں۔

اس حقیقت کو آپؑ ایک اور جگہ یوں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں اور محض محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلےٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ بجز سچے نبی کے پیرو کے کسی اور کو حاصل نہیں ہوسکے گا۔"

نور و عرفان کے یہ رواں چشمے جو آپؑ کے اندر بہہ رہے تھے اور جن سے ایک عالم کو آپؑ سیراب کر رہے تھے ان کی بابت بھی آپؑ یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ تو صرف کمالِ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سمندر کا ایک قطرہ ہی ہے جس کو فضلِ خداوندی نے دریا کی صورت میں جاری کر دیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

کہ حکمت و معرفت کا یہ رواں چشمہ جس سے مَیں مخلوقِ خدا کو فیض یاب کر رہا ہوں۔ یہ تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہی ہے جو مَیں نے پایا ہے۔

ایک اَور جگہ پر فرماتے ہیں:۔

"یہ شرف مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں ہرگز یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ نہ پاتا۔"

(تجلّیاتِ الٰہیہ)

ولادت

۱۵ اپریل بروز جمعہ اللہ تعالےٰ نے مکرم حمید احمد صاحب اختر ابن محترم میاں عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی مرحوم کو ایک لڑکے کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی۔

سیدّنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام منورہ سلطانہ تجویز فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر دے اور اپنے والدین اور خاندان کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین۔

درخواستِ دعا:۔ محترمہ نسیم ضیا صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر الحسن صاحب مرحوم کراچی کی صحت گزشتہ چار ماہ سے عموماً خراب رہتی ہے اور بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے بھی سخت فکرمند رہتی ہیں نیز اُن کا لڑکا ندیم احمد ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں ان کی صحت۔ پریشانیوں سے نجات اور عزیز ندیم احمد کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسارہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

آپ کو مکالمہ و مخاطبہ کا جو شرف حاصل
ہوا وہ بھی محض اس لئے بخشا گیا تھا کہ
تا آپ دنیا میں یہ بانگ دہل یہ اعلان کر دیں
کل برکۃ من محمد (صلی
اللہ علیہ وسلم) فتبارک من
علم وتعلم - کہ ہر قسم کی برکات
و فیوض کا منبع و سرچشمہ
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
کا وجود باوجود ہی ہے - پس
مبارک ہے وہ وجود جو منصب
معلمی پر فائز ہو کر لوگوں کو اپنے
برکات و فیوض سے مالامال
کرتا ہے اور بابرکت ہے وہ
شخص بھی جو آپ صلعم کے حضور
زانوئے تلمذ تہ کر کے آپ کے
برکات و انوار سے خود کو مستفیض
کرتا ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنی بعثت کے اسی مقصد و منتہا کو مدنظر
رکھکر فرماتے ہیں ؎

فمن جاء لاذ لا لتعظیم شانہ
فیعطی لہ فی حضرۃ القدوس سوددا
فیا طالب العرفان خذ ذیل شرعہ
ودع کل متبوع بھذا المقتدی

یقیناً جو کوئی بھی نیازمندی سے
حضور کی عظمت و شوکت کا
اقرار کر کے آپ کے پاس آئیگا
خدائے برتر و قدوس اس کو
سرداری سے نوازے گا - اس
لئے اے معرفت خداوندی کے
طالب! تو آپ کی شرع
متین کا دامن مضبوطی سے
پکڑ لے اور اس عظیم مقتدا
کی خاطر باقی سب مقتداؤں
کو چھوڑ دے کہ آپ کے دامن
سے وابستگی پر ہی سب برکات
و عنایات ملتی ہیں -

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

واللہ ان محمدا کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان

خدا تعالیٰ کی قسم! حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
تو خدا تعالیٰ کے داہنی طرف
بیٹھنے والے ہیں - اور اب دربار
خداوندی میں آپؐ کے ذریعہ
ہی رسائی ممکن ہیں -

پھر فرماتے ہیں :-

"میں بار بار کہتا ہوں - کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سچی محبت رکھنا اور
سچی تابعداری اختیار کرنا
انسان کو صاحب کرامات بنا
دیتا ہے - اور اسی کامل پر
علوم غیبیہ کے دروازے
کھولے جاتے ہیں اور دنیا
میں کسی مذہب والا روحانی
برکات میں اس کا مقابلہ نہیں
کر سکتا - چنانچہ میں اس میں
صاحب تجربہ ہوں"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۲)

ایک اور جگہ کہتے ہیں ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

اور پھر کہتے ہیں ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس یہ ایک روشن حقیقت ہے
کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی
اور حضورؑ نے جو کچھ بھی خدا تعالیٰ کے
دربار سے حاصل کیا - وہ سب حضرت محمد
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل
حاصل کیا تھا - اور آپؑ مبعوث ہی اس
لئے ہوئے تھے تا دنیا کو بتائیں کہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
غلامی اختیار کرنے سے انسان خدا تعالیٰ
کے حضور میں کتنے بڑے بڑے مراتب حاصل
کر سکتا ہے -

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے
میرے بیٹے عزیز منیر احمد حال قطر
(خلیج عرب) کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح
الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے
ازراہ شفقت نومولود کا نام "انور احمد قطب"
تجویز فرمایا ہے - فالحمد للہ علی
ذالک -

بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس
ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم
دین ہونے کے لئے دعا فرماویں -

عبدالکریم بقلم خود

ترسیل زر اور انتظامی
امور کے متعلق منیجر الفضل
سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر
سے

لجنہ اماء اللہ کنری کے سالانہ اجلاس کے موقع پر

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام

مورخہ ۶ ر اپریل کو لجنہ اماء اللہ کنری کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا - اس موقعہ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ازراہ شفقت لجنہ کنری کو اپنے ایک خصوصی پیغام سے نوازا جسے اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا یہ پیغام درج ذیل کیا جاتا ہے

خاکسار صفیہ بیگم اہلیہ عبدالغفور صاحب بھٹی صدر لجنہ کنری

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کنری   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کی خواہش پر آپ کے سالانہ اجلاس کے لئے پیغام بھجوا رہی ہوں - اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو مبارک فرمائے اور آپ کو اس میں ایسی تجاویز سوچنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے بابرکت ہوں - آمین اللھم آمین -

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عمل کے لئے ہمیشہ ہی صالح کا لفظ استعمال فرمایا ہے عمل صالح کا مطلب ہے وہ قربانی یا نیک کام جو محل اور موقعہ کے لحاظ سے ہو - جس زمانہ میں جس قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے ان کو بجا لانا امام الزمان کی تعلیم کے مطابق عمل کرنا اور خلیفہ وقت کا حکم بجا لانا ہی عمل صالح ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے دو سکیمیں رکھی ہیں (اول) جماعت کے ہر مرد عورت اور بچہ کو کم از کم ناظرہ قرآن مجید صحیح طور پر پڑھنا آنا چاہیئے - آپ اپنی لجنہ میں جائزہ لیں کہ کوئی عورت یا لڑکی ایسی تو نہیں جس نے ناظرہ قرآن نہ پڑھا ہوا ہو - جائزہ لینے کے بعد جو بچی یا عورت ایسی نکلے جس نے ابھی تک ناظرہ قرآن مجید نہ پڑھا ہوا ہو اس کو قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ایک سال میں تمام مستورات اور بچیاں ناظرہ قرآن مجید پڑھ لیں - اسی طرح جو عورتیں ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں ان کو ترجمہ پڑھایا جائے - جب تک ہمیں معلوم نہیں کہ قرآن کی آیات کا مطلب کیا ہے ہم اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے - پس میری عزیز بہنو آپ کا کام یہی ہے کہ آپ میں سے جو قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھی ہوئی ہیں وہ اپنے علم کا استعمال کریں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ پہنچائیں اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے ومما رزقنھم ینفقون حقیقی متقی وہی کہلانے کا مستحق ہے کہ جو صلاحیتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائی ہیں ان سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائے -

۲ - دوسری سکیم آپ نے جماعت کے سامنے یہ رکھی ہے کہ لوگ اپنے اوقات کو خدا کے لئے وقف کریں - اس کے ماتحت ایک طرف آپ اپنے اوقات کو قرآن مجید اور علم دین سکھانے کیلئے وقف کریں دوسری طرف اپنے خاوندوں بھائیوں اور بیٹوں کو مجبور کریں کہ وہ خدا کے لئے اپنے اوقات وقف کریں - آپ کی تحریک سے آپ کا خاوند یا بھائی یا بیٹا اسلام کی جو خدمت کرے گا اس کا ثواب یقیناً آپ کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جائے گا - اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اشاعت اسلام کے لئے نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جائیں -

آمین اللھم آمین

خاکسارہ

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے -

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع گندم کی کٹائی شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار و مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کی قربانی کر کے اسکی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

زمیندار اور مزارع حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بابرکت حسب ذیل ہے۔ حضور انور رضؓ فرماتے ہیں:۔

(۱) زمیندار احباب جن کی زمین زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسے) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (بارہ پیسہ) فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔

(۲) "مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ نئے پیسے) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاجر حضرات کے بارہ میں ارشاد مبارک حسب ذیل ہے۔ حضور انور رضؓ فرماتے ہیں:۔

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔"

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ

(اپریل)

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ کا شمارہ خریدار حضرات کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے۔ دفتر ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ کسی خریدار کا نام رہ نہ جائے لیکن جب تک آپ کی طرف سے پرچہ نہ ملنے کی اطلاع نہ آئے ہمیں پتہ نہیں چل سکتا کہ آپ کو دوبارہ پرچہ بھیجنے کی ضرورت ہے۔ پس پرچہ حوالہ ڈاک ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار کر کے ہمیں پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ضرور بھجوا دیا کریں۔

اپریل کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے ایسے اقتباسات جو اموال کو صحیح رنگ میں خرچ کر کے ہلاکت سے بچنے کے متعلق ہیں درج کئے گئے ہیں۔ حضور پر نور کے کلمات طیبات اس زمانہ میں اکسیر کا رنگ رکھتے ہیں۔ ہر احمدی پر لازم ہے کہ انہیں خود بھی پڑھے اور دوسروں کو بھی پڑھائے۔ تا اس زمانے کے زہر کا تریاق اسے حاصل ہو جائے۔

اداریہ "امام وقت کی کامل اتباع اور اسکی عظیم الشان برکات" کے عنوان سے احاطہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک نہایت مفید مضمون بعنوان "ڈیڑھ ہزار سالہ کلیسیا کا سجدہ سہو" بھی شامل اشاعت کیا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ ہے تو مختصر لیکن اہمیت کے لحاظ سے بہت وقیع ہے اور اسبات کو روز روشن کی طرح ثابت کرتا ہے کہ اسلام نے جو تعلیم انسان کی راہنمائی کے لئے پیش کی ہے بالآخر انسان کو اس پر عمل کرنے کی طرف اسکی عقل راہنمائی کرے گی۔

مکرم مولانا عبد المالک صاحب مربی کراچی نے "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" پر مضمون تحریر فرمایا ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کارناموں کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ کیونکہ یہ کارنامے درحقیقت اسلام کی ترقیات مقدرہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے احباب جماعت کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ زندہ اور زندہ رہنے کی خواہش رکھنے والی قومیں سب سے زیادہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دیتی ہیں۔

عبد اللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک مفصل مضمون "اسلام کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان" کے عنوان سے شامل اشاعت ہے۔

بچوں کے صفحہ میں نماز باجماعت کی اہمیت پر ایک دلچسپ اور آسان زبان میں لکھا ہوا مضمون ہے۔

یہ پرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جماعت کی تربیت کے لئے کوشاں ہے۔ مہربانی فرما کر اس اہم اور مشکل کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ خود بھی ماہنامہ انصار اللہ پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ۔ چھ روپے قیمت فی پرچہ ساٹھ پیسے

مینیجر
ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش
احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۳)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال میں مسجد احمدیہ ڈنمارک جو "یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے" کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں نے اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۱۵۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیداد پور ضلع شیخوپورہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۶۔ محترمہ امۃ بیگم صاحبہ چک ۱۱۲ جھنگ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۷۔ محترمہ سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ سید سعید احمد شاہ صاحب ربوہ	چوڑی طلائی ایک عدد
۱۸۔ محترمہ بیگم عزیز صاحبہ آف سرگودھا بذریعہ بشریٰ بشیر صاحبہ ایم اے	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۹۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۲۰۔ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الکریم صاحب کرونڈی ضلع خیرپور	انگوٹھی طلائی عدد
۲۱۔ محترمہ بختاور بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطا اللہ صاحب دار النصر غربی ربوہ	چوڑیاں طلائی دو عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری منجھلی ہمشیرہ عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سعید اللہ خاں فیکٹری ایریا ربوہ

دعائے مغفرت

میرے خالو محترم چوہدری حبیب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی سندھ مورخہ ۲۵/۴/۶۶ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۲۲ء میں بیعت کی تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نے ایک بیوہ اور چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے بڑے لڑکے مولوی فیض احمد صاحب واقف زندگی یادگیر (بھارت) میں مبلغ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شریف کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ)

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے بہترین گولیاں کورس پندرہ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں

★ پائیدار • خوبصورت • موزوں

ربوہ جنرل سٹورز ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ

گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں

اعلان

ایک انجن جیکب ۲۵ ہارس پاور صرف دو سال چلا ہوا بالکل درست حالت میں ایک پمپنگ سیٹ بجو ۶"-۸" کا اور دیگر سامان متعلق ٹیوب ویل برائے فروخت موجود ہے۔ خریدار خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔

منشی سیف الرحمن۔ چک ۲- ٹی-ڈی-ایل ڈاکخانہ ٹی ڈی اے براستہ مٹھ لڑانہ۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرما دیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ★ ستارہ ٹمبر سٹور ★ لائل پور ٹمبر سٹور

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۳۶۱۸ — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور — راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو انگریزی طلب فرمائیں

اورئینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لیے

ہومیو رجسٹریشن کورس (سوالاً جواباً)

-/۵ روپے۔ اینچ پی فارمیسی دھوبی دکھاریاں گجرات

فوری ضرورت

لاہور میں انگریزی ادویات کی دکان پر ایک مخلص اور مخلص سیلزمین کی ضرورت ہے جو انگریزی ادویات کی فروخت کا تجربہ رکھتا ہو۔ درخواستیں مقامی امیر یا جماعت کے کسی عہدہ دار کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد ارسال کی جائیں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

خواجہ فاروق۔ پوسٹ آفس بکس نمبر 595۔ لاہور

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

مُفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے یہ کتاب بہ پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ضرورت معلمہ

نصرت گرلز سکول لاہور کے لیے ایک ایف اے سی ٹی معلمہ کی ضرورت ہے تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق دی جائے گی۔

درخواستیں مینیجرس نصرت گرلز سکول مسجد دارلذکر ۱۱/۱۷ میو روڈ لاہور کے نام پر آنی چاہئیں۔ (مینیجرس)

کیا

آپ کو اپنے فالتو روپیہ

پر کم از کم دس فیصدی نفع مل رہا ہے؟

اگر نہیں

تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں جمع کرا کے بہت معقول نفع حاصل کرنا چاہیئے

مکمل تفصیلات طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

اعلان

نصرت گرلز سکول لاہور واقع مسجد دارلذکر میں داخلہ شروع ہے کے جی سے لے کر نویں کلاس تک تعلیم کا انتظام ہے پرائمری تک لڑکے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ احباب جماعت لاہور کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے بچوں کو اپنے سکول میں داخل کروائیں۔

مینیجرس

نصرت گرلز سکول میو روڈ لاہور

باکمال سٹاف ★ لاجواب سروس

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپیہ ۲۰

خدا تعالیٰ نہ صرف انسان کے قریب ہے بلکہ ہر ایک چیز کے قریب ہے

وہ مدّعا حاصل کرنے کا سب سے قریب ترین ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" انسان جو اپنی ضرورت خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے وہ مختلف اوقات میں مختلف اشیاء کے متعلق ہوتی ہے کبھی تو وہ انسانوں کے متعلق ہوتی ہے اور کبھی حیوانوں کے متعلق۔ کبھی جانداروں کے متعلق ہوتی ہے اور کبھی بے جانوں کے متعلق۔ کبھی خدا تعالیٰ کے متعلق ہوتی ہے اور کبھی ملائکہ کے متعلق۔ کبھی اس دنیا کے متعلق ہوتی ہے اور کبھی اگلے جہان کے متعلق کبھی اس زمین پر رہنے والی چیزوں کے متعلق ہوتی ہے اور کبھی آسمان کی چیزوں کے متعلق۔ غرض انسان کی مختلف احتیاجیں ہیں اور ایسی وسیع ہیں کہ جن کی کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ لیکن انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب اُسے کسی چیز کی طلب ہوتی ہے تو اُس کے حاصل کرنے کے متعلق وہ کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرتا ہے جو قریب ہو پھر قریب کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ بھی قریب ہے کہ کوئی ذریعہ جلدی سے میسر آجائے۔ چنانچہ ہر انسان اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے جو ذریعہ قریب دیکھتا ہے اس کو لے لیتا ہے اور بعید کو چھوڑ دیتا ہے۔ مگر اس کے علاوہ قریب ایک اور رنگ میں بھی ہوتا ہے یعنی وہ ذریعہ جو مدّعا اور منزلِ مقصود کے قریب تر پہنچا دے انسان اسی ذریعہ کو اختیار کرتا ہے اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ غرض بہت سے قرب ہیں جن کا کسی چیز میں پایا جانا ہر انسان دیکھتا ہے اور جب وہ سارے قرب کسی میں پالیتا ہے تو اسی کو اپنے مدّعا کے حصول کے لئے چن لیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کہ انسان اپنے مختلف مقاصد کے لئے کوشش کرتا ہے اور ان کے لئے دیکھتا ہے کہ کونسا ذریعہ اختیار کروں جس سے جلد کامیاب ہو جاؤں۔ جب انسان ذرائع کو سوچتے سوچتے یہاں تک پہنچے کہ میں دعا کروں تو اس کو کہہ دو کہ اللہ قریب ہے۔ قَرِیْبٌ اِلَیْہِ نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نہ صرف اس انسان کے قریب ہے بلکہ ہر ایک چیز کے قریب ہے اور وہ مدّعا حاصل کرنے کا سب سے قریب ترین ذریعہ ہے یوں قریب ہونا اور بات ہے لیکن جس مقصد کو حاصل کرنا ہو اس کے قریب کر دینا اور بات ہے۔ غرض خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے بھی قریب ہوں اور وہ مقصد جسے تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اس کے بھی قریب ہوں۔ گویا اس آیت میں قربِ مکان کا ذکر نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ حصولِ مدعا کے لئے جتنے قربوں کی ضرورت ہے وہ سب خدا تعالیٰ میں موجود ہیں۔

(تفسیر سورۃ بقرہ صٓ ۴۰۳)

تقرر امیر حلقہ چک ۶۹ ر-ب گھسیٹ پورہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری محمد طفیل صاحب کا تقرر بطور حلقہ چک ۶۹-ر-ب گھسیٹ پورہ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے احباب نوٹ فرمالیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

جامعہ نصرت کا جلسۂ تقسیم اسناد

جامعہ نصرت کا چوتھا سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد ۱۸ مئی بروز بدھ بوقت ۱۰ بجے صبح لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگا اسناد لینے والی طالبات کو ۱۷ مئی ۵ بجے شام ریہرسل میں شامل ہونا لازم ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ وصیّت اور احمدی خواتین

حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وصیّت کا نظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ ہے اور ہر احمدی عورت کی کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اس نظام سے وابستہ ہو تا ان برکات سے حصہ پا سکے جو اس میں شمولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہوئی ہیں۔ میں نے لجنات سے وصیت کے سلسلہ میں اعداد و شمار نکلوائے ہیں اور اس وقت تک جو اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں ان کی رو سے احمدی خواتین میں سے صرف دس فیصدی عورتوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو احمدیت کو ترقی ہو سکتی ہے۔

اس لئے ہماری احمدی مستورات کا ہر کام میں کم از کم معیار پچاس فی صدی ہونا چاہیئے۔

میں تمام لجنات کی عہدہ داران سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے اجلاسوں میں عورتوں کو وصیت میں شمولیت کی تلقین کریں وصیت کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کریں اور پھر بہنوں کا وصیت کروا کے دفتر کو بھجوائیں۔ بہت سی عورتوں نے صرف اس لئے وصیت نہیں کی کہ ان پر اس کی اہمیت واضح نہیں کی گئی۔

امید ہے کہ تمام عہدہ داران اس سلسلہ میں کوشش کر کے اپنی رپورٹ میں اطلاع دیں گی کہ ان کی کوشش کے سلسلہ میں کتنی خواتین نے وصیت کی۔ اس مقصد کو سامنے رکھ کر کوشش کریں کہ وہ وصیت کے معیار کو کم از کم پچاس فی صدی تک پہنچائیں گی۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر نور نگر فارم وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب منیجر نور نگر فارم محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر یکم مئی ۱۹۶۶ء کو بوقت ۵ بجے شام عمر قریباً ۵۳ سال ربوہ میں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اسی رات نماز عشاء کے بعد امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور بہت محنتی کارکن تھے آپ نے سندھ کی اراضی پر [illegible] سال تک سلسلہ کی خدمت سرانجام دی۔ آپ دو سال سے بیمار تھے بیماری کے باوجود بڑی محنت اور تندہی سے کام کرتے رہے۔ جب بیماری نے زور پکڑا تو آپ دو ماہ قبل ربوہ آگئے۔ اس وقت سے یہیں زیر علاج تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بچہ اور ایک بچی چھوڑی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر (کوئمبو) ربوہ)

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴